

از عدالتِ عظمیٰ

دیپک تھیٹر، دھوری

بنام

سٹیٹ آف پنجاب و دیگران

تاریخ فیصلہ: 6 دسمبر، 1991

[کے راماسوامی، ایم فاطمہ بیوی اور یوگیشور دیال، جسٹس صاحبان]

آئین ہند 1950:

آرٹیکل 19(1)(g)۔ سنیمہ تھیٹر۔ نشستوں کی درجہ بندی اور داخلے کی شرحوں کا تعین۔ پنجاب سنیمہ (ریگولیشن) ایکٹ، 1952 کے تحت لائسنسنگ اتھارٹی کا اختیار۔ کیا یہ دائرہ اختیار سے باہر اور خلاف قانون ہے پنجاب سنیمہ (ریگولیشن) ایکٹ، 1952/پنجاب سنیمہ قواعد: دفعات 5,9/قاعدہ 4۔ لائسنسنگ اتھارٹی۔ نشستوں کی درجہ بندی اور داخلہ فیس مقرر کرنے کے اختیارات۔ کی آئینی جوازیت۔

اپیل کنندہ پنجاب سنیمہ (ریگولیشن) ایکٹ، 1952 کی دفعہ 5 کے تحت اسے دیے گئے لائسنس پر سنیمہ ٹو گراف فلموں کی نمائش کر رہا ہے۔ لائسنسنگ اتھارٹی نے داخلے کے لیے نشستوں کو چار درجوں میں درجہ بند کیا اور چار درجوں میں داخلے کے نرخ طے کیے۔ اپیل کنندہ نے عدالت عالیہ کے سامنے رٹ پٹیشن دائر کی جس میں لائسنسنگ اتھارٹی کے طبقات کی درجہ بندی کرنے کے اختیار کو چیلنج کیا گیا اور کہا گیا کہ اس سے آئین ہند کے آرٹیکل 19(1)(g) کے تحت کاروبار کرنے کے اس کے حق کی خلاف ورزی ہوتی ہے۔ اپیل کنندہ نے پنجاب سنیمہ قواعد کے قاعدہ 4 اور لائسنس کی شرائط 4A کو بھی چیلنج کیا۔

ایک فاضل سنگل جج نے ضابطہ بندی کو اختیارات سے بالاتر قرار دیا اور آئین کے آرٹیکل 19(1)(g) کی خلاف اختیار سے باہر کی۔ لیٹرز پیٹنٹ اپیل پر، عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ نے فیصلے کو الٹ دیا اور لائسنسنگ اتھارٹی کے اختیار کو برقرار رکھا۔ اس نے یہ بھی کہا کہ یہ ضابطہ بندی آئین کے

آرٹیکل 19(1)(g) کی خلاف ورزی نہیں کرتا ہے۔ اس فیصلے سے نالاں ہو کر، اپیل کنندہ نے خصوصی اجازت کے ذریعے موجودہ اپیل کو ترجیح دی۔

اپیل کو مسترد کرتے ہوئے، یہ عدالت،

قرار دیا گیا کہ: 1. پنجاب سنیما (ریگولیشن) ایکٹ، 1952 کا دفعہ 5 پنجاب سنیما قواعد کے قاعدہ 4 کے ساتھ پڑھا جاتا ہے اور لائسنس کی شرط 4A عام لوگوں کے مفاد میں داخلے اور نشستوں کی درجہ بندی کے نرخ طے کرنے کے لیے ایک ریگولیٹری اقدام ہے۔ یہ لائسنسنگ اتھارٹی کے اختیار میں ہے۔ وہ ایکٹ کے تحت لائسنس یافتہ کی تجارت، پیشے یا کاروبار کے آئین کے آرٹیکل 19(1)(g) کے تحت ضمانت شدہ بنیادی حق کی خلاف ورزی نہیں کرتے ہیں۔ یہ آئین کے آرٹیکل 19(6) کے تحت ایک معقول پابندی ہے، جو مفاد عامہ میں لگائی گئی ہے۔

2. یہ طے شدہ قانون ہے کہ ایکٹ کے تحت تمام ارادوں اور مقاصد کے لیے درست طریقے سے بنائے گئے قواعد کو قانون کا حصہ سمجھا جائے۔ قواعد کے تحت جاری کردہ لائسنس کی شرائط قانون کا ایک لازمی حصہ ہیں۔ کسی شعبے کو باقاعدہ بنانے کا اختیار، لائسنس جاری کرنے، لائسنس دینے سے انکار کرنے یا لائسنس حاصل کرنے کی شرط عائد کرنے کے اختیارات پر مشتمل ہو سکتا ہے، اور اس میں ٹیکس عائد کرنے یا ٹیکس سے مستثنیٰ کرنے کا اختیار بھی شامل ہو سکتا ہے۔ تاہم، محض ضابطہ سازی کے اختیار کے تحت ٹیکس عائد کرنے کا اختیار اُس وقت تک حاصل نہیں ہوتا جب تک اس بارے میں کوئی باقاعدہ قانون سازی موجود نہ ہو۔ لہذا، کسی مخصوص کاروبار یا پیشے کو منظم کرنے کا اختیار اس بات کی بھی اجازت دیتا ہے کہ ایسے تمام مناسب اور معقول قواعد و ضوابط وضع کیے جائیں اور ان پر عمل درآمد کرایا جائے جو کاروبار کو باقاعدہ، منظم اور مناسب طریقے سے چلانے کے لیے ضروری سمجھے جائیں۔ اس میں معقول قواعد و ضوابط یا شرائط تجویز کرنے کا اختیار بھی شامل ہے جس کے تحت کاروبار کی اجازت یا انعقاد کیا جاسکتا ہے۔ ایکٹ کے دفعات 5 اور 9، قاعدہ 4 اور شرط 4A کا مشترکہ مطالعہ لائسنسنگ اتھارٹی کو نشستوں کی درجہ بندی کرنے اور سنیما تھیٹر میں داخلے کی شرح مقرر کرنے کا اختیار دیتا ہے۔

3. تھیٹر تک رسائی اور داخلہ سنیما جانے والے عوام کے لیے ایک سہولت اور ہم آہنگ حق ہے۔ نشستوں کی درجہ بندی اور سنیما جانے والے کی ادائیگی کی صلاحیت کے مطابق داخلے کی شرحوں کا تعین بھی ضابطہ بندی کا ایک لازمی اختیار ہے۔ داخلے کی شرحوں کو طے کرنے کے اختیار میں وقتاً فوقتاً شرحوں میں ترمیم اور ترمیم کرنے کا اختیار شامل ہے۔ قانون یہ اختیار ریاستی حکومت کے

زیر کنٹرول لائسنسنگ اتھارٹی کو دیتا ہے۔ اس طرح داخلے کی شرحوں کا تعین سنیما ٹو گراف کی نمائش کے اختیار اور ضابطہ بندی کا ایک لازمی اور لازمی حصہ بن گیا ہے۔

منروا ٹاکیز، بنگلور بنام ریاست کرناٹک و دیگران، [1988] (ضمنی) ایس سی سی 176، پر انحصار کیا۔

ڈی کے وی پر سادراؤ بنام گورنمنٹ اے پی، اے آئی آر 4A198 صفحہ 75، حوالہ دیا گیا۔

4. داخلے کی شرحوں کو طے کرنے کا حق کوئی بے لگام طاقت یا حق نہیں ہے بلکہ اس کے مضمرات لائسنس کے ایکٹ، قواعد و ضوابط کے تحت ضابطہ بندی کے تابع ہیں۔ مالک / لائسنس یافتہ کے پاس اپنی مرضی کے مطابق داخلے کے نرخ طے کرنے کا کوئی غیر محدود اختیار یا آزادی نہیں ہے۔ لہذا، اگرچہ داخلہ فیس کی شرحوں کا تعین اپنی اصل میں ایک نجی معاہدے سے ابھر کر سامنے آتا ہے، لیکن جب اس میں عوامی مفاد شامل ہو جائے تو اسے قانون، قواعد، اور لائسنس کی شرائط کے تحت منظم کیا جا سکتا ہے۔

منروا ٹاکیز، بنگلور بنام ریاست کرناٹک و دیگران، [1988] (ضمنی) ایس سی سی 176؛
نربندر کمار بنام یونین آف انڈیا، [1960] 2 ایس سی آر 375، پر انحصار کیا۔

پیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 2280، سال 1981۔

ایل پی اے نمبر 913، سال 1980 میں پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے مورخہ
3.4.1981 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کے لیے اے کے گوگل۔

جواب دہندہ کے لیے جی کے بنسل۔

عدالت کا فیصلہ کے راماسوامی، جسٹس نے سنایا۔

اپیل کنندہ دھوری میں سنیما ٹو گراف فلموں کی نمائش کر رہا ہے، اس لائسنس پر جو ضلع
مجسٹریٹ، سنگرور، دوسرے مدعا علیہ نے، پنجاب سنیما (ریگولیشن) ایکٹ، 1952 کی دفعہ 5 کے
تحت، مختصر طور پر 'ایکٹ' اور قواعد کے تحت دیا ہے۔ 26 فروری 1975 کی کارروائی کے ذریعے،
دوسرے مدعا علیہ نے چار درجوں میں داخلے کے لیے نشستوں کی درجہ بندی کی اور متعلقہ درجوں میں

داخلے کے نرخ طے کیے۔ اپیل کنندہ نے اس کی طرف سے لائسنسنگ اتھارٹی کے اختیارات سے بالاتر ہونے کا الزام لگایا اور یہ بھی دعویٰ کیا کہ یہ آئین کے آرٹیکل 19(1)(g) کے تحت کاروبار جاری رکھنے کے اس کے حق کی خلاف اختیار سے باہر کرتا ہے۔ اس نے پنجاب سنیما قواعد کے قاعدہ 4 اور اس اسکور پر لائسنس کی شرط 4A پر یکساں طور پر سوال اٹھایا۔ فاضل واحد جج نے اس کارروائی کو اختیارات اختیار سے باہر قرار دیا اور آرٹیکل 19(1)(g) کو مجروح کیا۔ 3 اپریل 1981 کو ایل پی اے نمبر 913/80 میں اپیل پر ڈویژن بنچ نے فیصلے کو الٹ دیا اور لائسنسنگ اتھارٹی کے اختیار کو برقرار رکھا۔ اس نے یہ بھی کہا کہ یہ ضابطہ بندی آئین کے آرٹیکل 19(1)(g) کے تحت حق کی خلاف ورزی نہیں کرتا ہے۔ یہ اپیل آئین کے آرٹیکل 136 کے تحت اجازت پر اٹھتی ہے۔

لائسنسنگ اتھارٹی نے 26 فروری 1975 کی کارروائی کے ذریعے نشستوں کو باکس، درجہ اول، درجہ دوم/خواتین اور درجہ سوم میں درجہ بند کیا اور داخلے کے نرخ بالترتیب 2.75 روپے، 1.75 روپے، 1.30 روپے اور 0.80 مقرر کیے۔ حکم کی عبوری روک حاصل کرنے پر، اپیل کنندہ نے رٹ پٹیشن زیر التوا رکھتے ہوئے یکطرفہ طور پر داخلے کی شرحوں میں اضافہ کر دیا۔ سوال یہ ہے کہ کیا دوسرے مدعا علیہ کے پاس ایکٹ کے تحت اختیارات ہیں۔ "ایک ایسا ایکٹ جس کا مقصد پنجاب میں سنیما ٹو گراف کی نمائش کو منظم کرنے کے لیے ضابطہ سازی فراہم کرنا ہے"۔ لہذا اس ایکٹ کا مقصد لائسنسنگ اتھارٹی سے باضابطہ طور پر حاصل کردہ لائسنس پر چلائے جانے والے تھیٹر میں سنیما ٹو گراف کی نمائش میں سنیما کی تجارت یا کاروبار منضبط کرنا کرنا ہے۔ دفعہ 5 لائسنسنگ اتھارٹی کو اس طرح اختیار دیتا ہے:-

"5. لائسنسنگ اتھارٹی کے اختیارات پر پابندیاں:-

(1) لائسنسنگ اتھارٹی اس ایکٹ کے تحت لائسنس نہیں دے گی جب تک

کہ وہ مطمئن نہ ہو کہ-

(a) اس ایکٹ کے تحت بنائے گئے قواعد کی تعمیل کی گئی ہے، اور

(b) اس جگہ پر مناسب احتیاطی تدابیر اختیار کی گئی ہیں، جس کے سلسلے میں

نمائشوں میں شرکت کرنے والے افراد کی حفاظت کے لیے لائسنس دیا جانا

ہے۔

(2) اس دفعہ کی مذکورہ بالا توضیحات اور حکومت کے کنٹرول کے تابع،
 لائسنسنگ اتھارٹی اس ایکٹ کے تحت ایسے افراد کو لائسنس دے سکتی ہے جو
 وہ مناسب سمجھے، ان شرائط و ضوابط پر جو وہ طے کرے۔

دفعہ 9 ریاستی حکومت کو سرکاری گزٹ میں شائع نوٹیفکیشن کے ذریعے قواعد بنانے کا اختیار دیتی ہے
 تاکہ شرائط، ضوابط اور پابندیاں، اگر کوئی ہوں، تجویز کی جاسکیں جس کے تحت ایکٹ کے تحت
 لائسنس دیا جاسکے۔ قاعدہ 4 اس طرح پڑھتا ہے:

" لائسنس، چاہے وہ عارضی طور پر تین سال کی مدت کے لیے ہوں، ان
 قواعد کے ساتھ منسلک فارم A میں ہوں گے اور ان میں بیان کردہ شرائط
 اور پابندیوں اور ان قواعد کی توضیحات کے تابع ہوں گے۔ "

قواعد کے تحت دیئے گئے لائسنس کی شرط 4A لائسنس یافتہ عمارت / جگہ کے مختلف حصوں
 کے لیے "نشستوں کی درجہ بندی" اور "اس کی قیمتیں" فراہم کرتی ہے، جیسا کہ لائسنسنگ اتھارٹی
 نے اس میں اشارہ کیا ہے اور "لائسنسنگ اتھارٹی کی پیشگی منظوری کے بغیر کسی بھی طرح سے اس میں
 ترمیم یا تبدیلی نہیں کرے گی"۔ لائسنسنگ اتھارٹی قاعدہ 24 کی توضیحات کا خصوصی احترام کرتے
 ہوئے آڈیٹوریم کے کئی حصوں میں داخل ہونے والے افراد کی تعداد درج کرے گی۔

(زیر تاکید)

یہ طے شدہ قانون ہے کہ ایکٹ کے تحت تمام ارادوں اور مقاصد کے لیے درست طریقے سے بنائے
 گئے قواعد کو قانون کا حصہ سمجھا جائے۔ قواعد کے تحت جاری کردہ لائسنس کی شرائط قانون کا ایک
 لازمی حصہ ہیں۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آیا لفظ ضابطہ بندی میں داخلے کی شرح اور نشستوں کی درجہ
 بندی طے کرنے کا اختیار شامل ہوگا یا نہیں۔ کسی شعبے کو باقاعدہ بنانے کا اختیار، لائسنس جاری کرنے،
 لائسنس دینے سے انکار کرنے یا لائسنس حاصل کرنے کی شرط عائد کرنے کے اختیارات پر مشتمل ہو
 سکتا ہے، اور اس میں ٹیکس عائد کرنے یا ٹیکس سے مستثنیٰ کرنے کا اختیار بھی شامل ہو سکتا ہے۔
 تاہم، محض ضابطہ سازی کے اختیار کے تحت ٹیکس عائد کرنے کا اختیار اُس وقت تک حاصل نہیں ہوتا
 جب تک اس بارے میں کوئی باقاعدہ قانون سازی موجود نہ ہو۔ لہذا، کسی مخصوص کاروبار یا پیشے کو
 منظم کرنے کا اختیار اس بات کی بھی اجازت دیتا ہے کہ ایسے تمام مناسب اور معقول قواعد و ضوابط
 وضع کیے جائیں اور ان پر عمل درآمد کرایا جائے جو کاروبار کو باقاعدہ، منظم اور مناسب طریقے سے

چلانے کے لیے ضروری سمجھے جائیں۔ اس میں معقول قواعد و ضوابط یا شرائط تجویز کرنے کا اختیار بھی شامل ہے جس کے تحت کاروبار کی اجازت یا انعقاد کیا جاسکتا ہے۔ دفعہ 5، دفعہ 9، قاعدہ 4 اور شرط 4A کا مشترکہ مطالعہ، اس لیے، لائسنسنگ اتھارٹی کو نشستوں کی درجہ بندی کرنے اور سنیما تھیٹر میں داخلے کی شرح مقرر کرنے کا اختیار دیتا ہے۔

آئین کا آرٹیکل 19(1)(g) کسی بھی پیشے، مشغلہ، تجارت یا کاروبار کو جاری رکھنے کے لیے بنیادی حقوق فراہم کرتا ہے، لیکن عام لوگوں کے مفاد میں قانون کے ذریعے عائد کردہ مذکورہ حق کے استعمال پر معقول پابندیوں کے تابع ہوگا۔ منروائٹائیز، بنگلور بنام ریاست کرناٹک و دیگران، [1988] (ضمنی) ایس سی سی 176 میں اس عدالت نے کرناٹک سنیماز ریگولیٹری ایکٹ کی توضیحات اور اس کے تحت بنائے گئے قواعد کے ذریعے سنیماٹو گراف فلموں کی نمائش کا کاروبار جاری رکھنے کے حق پر غور کیا۔ یہ فیصلہ کیا گیا کہ حکومت کے پاس ایک دن میں نمائشوں کی تعداد کو محدود کرنے کا اختیار ہے۔ یہ توضیحات عوامی تحفظ، صحت اور دیگر متعلقہ معاملات کو یقینی بنانے کے لیے ضروری ہیں۔ قواعد سنیماٹو گراف فلموں کی نمائش کو اس طور پر منظم کرتے ہیں کہ روزانہ پانچ شوز کے بجائے صرف چار شوز کی اجازت دی گئی ہے۔ محض اس بنیاد پر کہ کاروبار کو منظم کرنے کے نتیجے میں کسی شہری کی آمدنی میں کمی واقع ہو، کسی قاعدے یا قانون کو غیر معقول قرار نہیں دیا جاسکتا۔ قاعدہ 41A، جو ایک دن میں شوز کی تعداد کو منظم کرنے کا اختیار فراہم کرتا ہے، درخواست گزار کے آئین کے آرٹیکل 19(1)(g) کے تحت دیے گئے بنیادی حقوق پر کوئی غیر معقول پابندی عائد نہیں کرتا۔ عدالت نے یہ بھی قرار دیا کہ ریاستی حکومت فلموں کی نمائش کے اوقات اور لائسنس یافتہ احاطے میں شوز کی تعداد کے حوالے سے شرائط عائد کرنے اور پابندیاں لگانے کی مجاز ہے۔ کسی بھی اصول یا قانون کو محض اس وجہ سے غیر معقول قرار نہیں دیا جاسکتا کہ کاروبار کے ضابطہ بندی کی وجہ سے شہری کی آمدنی میں کمی واقع ہوئی ہے۔ اس کے قواعد کا قاعدہ 41A جو ایک دن میں شوز کی تعداد منضبط کرنا کرنے کا اختیار دیتا ہے، آئین کے آرٹیکل 19(1)(g) کے تحت ضمانت شدہ اپیل کنندہ کے بنیادی حقوق پر کوئی غیر معقول پابندی عائد نہیں کرتا ہے۔ اس عدالت نے یہ بھی فیصلہ دیا کہ ریاستی حکومت شرائط طے کر سکتی ہے اور پابندیاں عائد کر سکتی ہے جس کے دوران فلموں کی نمائش کے اوقات اور لائسنس یافتہ احاطے میں شوز کی تعداد بھی مقرر کی جاسکتی ہے۔ کوئی بھی قاعدہ، اگر معقول طور پر عوامی تحفظ سے منسلک ہے تو مذکورہ بالا شق کے تحت جائز ہوگا۔ کوئی بھی لائسنس یافتہ دن کے تمام چوبیس گھنٹوں تک فلموں کی نمائش کے غیر محدود حق کا دعویٰ نہیں کر سکتا، جو کہ مفاد عامہ کے خلاف ہوگا۔ قاعدہ 41A کے ذریعے شوز کی تعداد کو محدود کرنے کی پابندی ضابطے کی نوعیت کی ہے جو واضح طور پر ایکٹ کے مقصد

کو پورا کرتی ہے۔ پیرا گراف 14 میں، اس عدالت نے ڈی کے وی پر سادر او بنام گورنمنٹ اے پی، اے آئی آر 4A198 پی 75 میں آندھرا پردیش عدالت عالیہ کے تناسب کو برقرار رکھا۔ اس میں آندھرا پردیش سنیمیا (ریگولیشن) قواعد، 1970 کے قاعدہ 12(3) کو سنیمیا تھیٹر میں مختلف درجوں میں داخلے کی زیادہ سے زیادہ شرح طے کرنے کو اس بنیاد پر چیلنج کیا گیا تھا کہ یہ قاعدہ اے پی سنیمیا (ریگولیشن) ایکٹ 1955 کے تحت ریاستی حکومت کے اختیار سے باہر تھا اور اس نے آئین کے آرٹیکل 19 کی خلاف ورزی کرتے ہوئے درخواست گزار کے بنیادی حقوق پر غیر معقول پابندی عائد کی تھی۔ ڈویژن بنج (جس کے ہم میں سے ایک کے راما سوامی، جے رکن تھے) نے دونوں دلائل کو مسترد کر دیا اور قاعدہ 12(3) کو برقرار رکھا۔ اس میں تناسب کی منظوری دیتے ہوئے اس عدالت نے کہا:-

"کسی معاملے کو منظم کرنے کا اختیار، روک ٹوک کا اختیار بھی اپنے دائرے میں شامل کرتا ہے، جو کہ موجودہ لائسنس کے تحت تجارت یا کاروبار کے حق سے متعلق تمام ضمنی امور پر پابندیوں اور تحدیدات کا احاطہ کرتا ہے۔ قاعدہ 12(3) سنیمیا ہال میں مختلف درجوں میں داخلے کو منظم کرتا ہے اور یہ ریاستی حکومت کے قواعد بنانے کے اختیار کے اندر تھا کہ وہ اس طرح کا قاعدہ بنائے۔ عدالت نے مزید کہا کہ داخلے کی شرح کی حد طے کرنا عام لوگوں کے مفاد میں ایک مطلق ضرورت ہے اور اس طرح لگائی گئی پابندی معقول اور مفاد عامہ میں ہے۔ ان نتائج پر عدالت نے اصول کی صداقت کو برقرار رکھا۔ ہم آندھرا پردیش عدالت عالیہ کے نقطہ نظر سے متفق ہیں۔"

موشن پیکچر دیکھنا ہر شخص کے لیے ایک تفریح بن گیا ہے؛ تھکے ہوئے اور تھکاوٹ کے لیے ایک راحت؛ خوشی کے متلاشی کے لیے ایک پریشان کن؛ خبروں اور موجودہ واقعات کو زندہ کرنے والی تعلیم اور روشن خیالی کا درآمد کنندہ؛ سائنسی علم کا پھیلاؤ؛ ناخواندہ آبادی کی بڑی تعداد کے لیے ثقافتی اور روحانی ورثے کا مجرم۔ اس طرح سنیمیا لوگوں کی فلاح و بہبود کو فروغ دینے کا ذریعہ بن چکے ہیں تاکہ آئین کے آرٹیکل 38 کے تحت ریاستی حکمت عملی کی ہدایات کے مطابق سماجی نظام کو مؤثر طریقے سے محفوظ اور محفوظ بنایا جاسکے۔ اس طرح ماس میڈیا، موشن پیکچر کے ذریعے ثقافتی ورثے، علم وغیرہ کو پھیلانے کے لیے کوریج کا ذریعہ بن گیا ہے۔ وقت گزرنے کے ساتھ اس بڑھتی ہوئی ضرورت اور

اس کے نتیجے میں معاشرے کے تمام دفعات کو ان کی ادائیگی کی صلاحیت کے مطابق تھیٹر میں داخلہ لینے کے لیے آسان رسائی فراہم کرنے کی ضرورت ظاہر ہوئی۔ اگرچہ داخلے کی شرحوں کو طے کرنے کا حق ایک کاروباری واقعہ ہے، لیکن اپیل کنندہ نے اس میں عام لوگوں میں دلچسپی پیدا کی ہے، لیکن ریاست کے لیے یہ ضروری ہو گیا ہے کہ وہ فلاحی علاج کے طور پر مختلف طبقات میں داخلے کی زیادہ سے زیادہ شرحوں کو طے کرنے کی سرگرمی منضبط کرنا کرے۔ اس طرح داخلے کی شرحوں کا تعین ایکٹ کے تحت ضابطہ بندی کو آگے بڑھانے میں ایک جائز ذیلی یا اتفاقی اختیار بن گیا۔ تھیٹر تک رسائی اور داخلہ سنیما جانے والے عوام کے لیے ایک سہولت اور ہم آہنگ حق ہے۔ نشستوں کی درجہ بندی اور سنیما جانے والے کی ادائیگی کی صلاحیت کے مطابق داخلے کی شرحوں کا تعین بھی ضابطہ بندی کا ایک لازمی اختیار ہے۔ داخلے کی شرحوں کو طے کرنے کے اختیار میں وقتاً فوقتاً شرحوں میں ترمیم اور ترمیم کرنے کا اختیار شامل ہے۔ قانون یہ اختیار ریاستی حکومت کے زیر کنٹرول لائسنسنگ اتھارٹی کو دیتا ہے۔ اس طرح داخلے کی شرحوں کا تعین سنیما ٹو گراف کی نمائش کے اختیار اور ضابطہ بندی کا ایک لازمی اور لازمی حصہ بن گیا ہے۔

فریندر کمار بنام یونین آف انڈیا، [1960] 2 ایس سی آر 375 میں اس عدالت نے فیصلہ دیا کہ آئین کے آرٹیکل 19(6) کے تحت معقول پابندیاں لگا کر کاروبار کرنے کے حق کی ممانعت ممکن ہے۔ منرو و اٹاکیز کے معاملے (اوپر) میں اس عدالت نے فیصلہ دیا کہ ضابطہ بندی کے عمل سے کاروبار کی آمدنی میں کمی قانون کو غیر معقول قرار دینے کی بنیاد نہیں ہے۔

اس طرح، تھیٹر کے مالک کا حق یا اختیار اس کی تعمیر کے آغاز سے لے کر سنیما ٹو گراف کی نمائش تک ایکٹ کے تحت قواعد و ضوابط، اس سلسلے میں جاری کردہ لائسنسوں کے قواعد و ضوابط کے ذریعے کنٹرول کیا جاتا ہے۔ سنیما تھیٹر کی تعمیر کی کوئی مجبوری نہیں ہے، لیکن اس میں سنیما ٹو گراف فلموں کی نمائش کے لیے تھیٹر کی تعمیر کا عہد کر کے، مالک نے سنیما جانے والے عوام میں تھیٹر تک آسان رسائی حاصل کرنے کا حق پیدا کیا۔ اس طرح مالک کی نجی ملکیت مفاد عامہ سے متاثر ہوتی ہے۔ اس طرح یہ عدلیہ کا نجی ہونا ختم ہو جاتا ہے اور مفاد عامہ سے آراستہ ہوتا ہے۔ جب مفاد عامہ یا فلاح و بہبود کے لیے نقصان دہ انداز میں استعمال کیا جائے تو یہ بڑے پیمانے پر کمیونٹی کو متاثر کرے گا۔ مالک کی جائیداد کو تھیٹر کے طور پر استعمال کرتے ہوئے، وہ عام بھلائی کے لیے خود کو قواعد و ضوابط کے تابع کر لیتا ہے۔ اس طرح عوام سنیما ٹو گراف فلموں کی نمائش میں براہ راست اور مثبت دلچسپی حاصل کرتے ہیں۔ بلاشبہ، کسی ایسے نجی معاہدے میں جس میں کوئی مفاد عامہ نہیں ہے، ریاست کو

اپنی تجارت منضبط کرنا کرنے کا کوئی اختیار نہیں ہے لیکن یہ عام قانون کے تابع ہے۔ داخلے کی شرحوں کو طے کرنے کا حق کوئی بے لگام طاقت یا حق نہیں ہے بلکہ اس کے مضمرات لائسنس کے ایکٹ، قواعد و ضوابط کے تحت ضابطہ بندی کے تابع ہیں۔ مالک / لائسنس کے پاس اپنی مرضی کے مطابق داخلے کے نرخ طے کرنے کا کوئی غیر محدود اختیار یا آزادی نہیں ہے۔ لہذا، داخلے کی شرحوں کا تعین، اگرچہ، نجی معاہدے کے رحم میں اس کا آغاز ہے، لیکن ایکٹ، لائسنس کے قواعد و ضوابط کے تحت ریگولیٹ کیے جانے والے مفاد عامہ کے ساتھ پہنا ہوا ہے۔ اس لیے پر سادہ راؤ کے کیس میں ڈویشن پنچ نے فیصلہ دیا:-

"یہ مفاد عامہ کے ساتھ پہنا ہوا ہے کیونکہ سنیما گھروں میں داخلے کی آسان رسائی کے لیے عوام میں جانے والے سنیما گھروں نے براہ راست اور مثبت دلچسپی حاصل کی ہے۔ اس طرح کاروبار 'جورس پر ایسویٹی' پر بند ہو گیا اور کاروبار ایک مشترکہ چارج کی طرف مائل ہو گیا اور مفاد عامہ اور استعمال کی چیز بن گیا۔ کاروبار اجارہ داری کے قریب ایک قسم کا عوامی دفتر بن گیا۔ مقننہ عوامی فلاح و بہبود کے مفاد میں اس رجحان سے بچنے کی کوشش کرتا ہے۔ افراد اور املاک کے نجی حقوق کو ختم کرنا بالکل ضروری ہو جاتا ہے تاکہ شہریوں کی عمومی فلاح و بہبود کے لیے عوامی نظم و ضبط کو نافذ کیا جاسکے۔"

اس طرح نشستوں کی درجہ بندی اور داخلے کے قواعد کا تعین عوامی فلاح و بہبود پر براہ راست اور ناگزیر اثر ڈالتا ہے۔ اس کے اثر کے لیے پر سادہ راؤ کے معاملے میں ڈویشن پنچ نے مزید کہا کہ داخلے کی شرحوں کا تعین ایک مطلق ضرورت بن گیا ہے تاکہ (a) داخلے کی اپنی شرحوں کو طے کرنے کے لیے لائسنس یافتہ کے اختیار کا من مانی استعمال؛ (b) زائد طاقتور پیسہ کمانے والے افراد کے ذریعے شریک حریفوں کو میدان سے باہر نکالنے کے لیے غیر صحت بخش کاروباری مقابلے سے بچنا، اور اس طرح تقریباً اجارہ داری سے بچنا؛ (c) داخلے کی شرحوں کو طے کرنے میں لوگوں کو لائسنس یافتہ کی خواہش پر رکھنے سے بچنا؛ (d) عوام کے لیے معقول سہولت فراہم کرنا؛ (e) روکنا۔ غیر منصفانہ افزودگی پر نتیجے میں روک کو یقینی بنانے والے اتفاقی عوامل میں اتار چڑھاؤ کی بنیاد پر داخلے کی مختلف شرحیں وصول کرنے سے لائسنس یافتہ؛ اور (f) عام عوامی فلاح و بہبود میں۔ داخلے کے قواعد کے تعین کا لائسنس یافتہ کو تجارت یا کاروبار سے باہر نکالنے کا ناگزیر اثر نہیں پڑتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں، یہ کاروبار یا پیشہ یا پیشے پر تجارت کے حق کے منظم استعمال کی یقین دہانی کرتا ہے۔ یہ

سنیما ٹو گراف کی نمائش میں تجارت یا کاروبار کے بنیادی حق پر غیر معقول پابندیوں کی خلاف ورزی نہیں کرتا ہے۔

اپیل کے تحت فیصلے میں ڈویژن بنچ نے فیصلہ دیا کہ :

"اس میں کوئی شک نہیں کہ اس دفعہ کا پورا مقصد عوامی سنیما کے ٹکٹوں کو مناسب نرخوں پر دستیاب کرانا اور اس کی بڑھتی ہوئی قیمتوں اور اس میں بلیک مارکیٹنگ کو روکنا ہے۔ اگر قانون یہ نہیں کہہ سکتا کہ ان شرائط کی خلاف ورزی کے نتیجے میں عوام کو غیر معمولی طور پر زیادہ قیمتوں پر ٹکٹوں کی فروخت کو قابل دست اندازی قرار دیا جانا چاہیے، تو کیا یہ ممکنہ طور پر کہا جا سکتا ہے کہ سنیما، ٹکٹوں کی قیمت کا تعین اور عام طور پر عوام کے لیے ان کی منصفانہ دستیابی قانون کے دائرہ کار اور دائرہ کار سے باہر ہے۔ ہمیں یہ خود مختار معلوم ہوتا ہے کہ ہر کاروبار یا کالنگ کی نمائش اور لائسنس میں اس کی توضیحات کے مطابق مناسب قیمتیں طے کرنے کا اختیار شامل ہوگا جب تک کہ اس کے برعکس مخصوص پابند الفاظ نہ ہوں جو موجودہ ایکٹ اور اس کے تحت بنائے گئے قواعد میں ان کی عدم موجودگی کی وجہ سے نمایاں ہوں۔"

"1971 میں لائسنسنگ اتھارٹی کا اصل حکم واضح طور پر معاشرے کے کمزور طبقات کے مفاد میں دیا گیا تھا جن کے لیے 80 پیسوں کی شرح سے نشستوں کی قدرے کم درجہ بندی کرنے کی کوشش کی گئی تھی۔ اسی طرح، 1976 میں لائسنسنگ اتھارٹی کے بعد کے حکم کو دوبارہ سنیما جانے والوں کو مناسب قیمتوں پر سنیما ٹکٹوں کی دستیابی کی طرف ہدایت کی گئی۔ اس طرح یہ واضح ہو جائے گا کہ حملہ آور دونوں احکامات عوام اور خاص طور پر اس کے نسبتاً کمزور دفعہ کے مفاد میں بنائے گئے تھے۔"

"..... ہم نے یہ موقف اختیار کیا ہے کہ سنیما ٹکٹوں کی قیمتوں کا تعین سنیما ٹو گرافی کے کاروبار کو "منظم" اور "لائسنس" کرنے کے وسیع تر

اختیار کا ایک لازمی جزو اور ضروری پہلو ہے۔ زیادہ سے زیادہ، اس طرح کا اختیار عام لوگوں کے مفاد میں اس طرح کے کاروبار کو جاری رکھنے کے لیے ایک معقول پابندی ہے۔ چونکہ صورتحال یہی ہے، اس لیے ہم اس دلیل کو تسلیم کرنے سے قاصر ہیں کہ محض اس بنیاد پر کہ قانون اور اس کے تحت بنائے گئے قواعد، لائسنس جاری کرنے والے اختیار کو قیمتوں کے تعین کا اختیار دیتے ہیں، جس کا استعمال شرط نمبر 4 عائد کر کے کیا گیا ہے، یہ اقدام لازمی طور پر غیر آئینی قرار پائے گا۔"

مذکورہ بالا نظریہ میں ہم یہ مانتے ہیں کہ دفعہ 5، جسے لائسنس کے قاعدہ 4 اور شرط 4A کے ساتھ پڑھا جاتا ہے، عام لوگوں کے مفاد میں داخلے کی شرحوں اور نشستوں کی درجہ بندی کو طے کرنے کے لیے ایک ریگولیٹری اقدام ہے۔ یہ لائسنسنگ اتھارٹی کے اختیار میں ہے۔ وہ ایکٹ کے تحت لائسنس یافتہ کے تجارت، پیشے یا کاروبار کے بنیادی حق کی خلاف ورزی نہیں کرتے ہیں۔ یہ مفاد عامہ میں لگائی گئی پابندی ہے۔ اس کے مطابق، ہمیں مداخلت کی ضمانت دینے والی کوئی بنیاد نہیں ملتی ہے۔ اپیل کو مسترد کر دیا جاتا ہے، لیکن اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں دیا جاتا۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔